روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۷۵ | جمعرات۔ ۴ رجب ۔۱۴۱۵ھ ' ۸۔فتح ۱۳۷۳ ہش ' ۸۔دسمبر ۱۹۹۴ء

توحید کے یہ معنی ہیں کہ عظمت الٰہی دل میں بیٹھ جائے

توحید کے یہ معنی ہیں کہ عظمت الٰہی بخوبی دل میں بیٹھ جاوے اور اس کے آگے کسی دوسری شئے کی عظمت دل میں جگہ نہ پکڑے ہر ایک فعل اور حرکت اور سکون کا مرجع اللہ تعالیٰ کی پاک ذات کو سمجھا جاوے اور ہر ایک امر میں اسی پر بھروسہ کیا جاوے کسی غیراللہ پر کسی قسم کی نظر اور توکل ہرگز نہ رہے اور خدا تعالیٰ کی ذات میں اور صفات میں کسی قسم کا شرک جائز نہ رکھا جاوے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

بیعت میں انسان زبان کے ساتھ گناہ سے توبہ کا اقرار کرتا ہے مگر اس طرح سے اس کا اقرار جائز نہیں ہوتا جب تک دل سے وہ اقرار نہ کرے۔ یہ خدا تعالیٰ کا بڑا فضل اور احسان ہے کہ جب سچے دل سے توبہ کی جاتی ہے تو وہ اسے قبول کرلیتا ہے جیساکہ فرماتا ہے (-) یعنی میں توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ اس اقرار کو جائز قرار دیتا ہے جو کہ سچے دل سے توبہ کرنے والا کرتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے اس قسم کا اقرار نہ ہوتا تو پھر توبہ کا منظور ہونا ایک مشکل امر ہے۔ سچے دل سے جو اقرار کیا جاتا ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پھر خدا تعالیٰ بھی اپنے تمام وعدے پورے کرتا ہے جو اس نے توبہ کرنے والوں کے ساتھ کئے ہیں اور اسی وقت سے ایک نور کی تجلی اس کے دل میں شروع ہو جاتی ہے۔ جب انسان یہ اقرار کرتا ہے کہ میں تمام گناہوں سے بچوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا تو اس کے یہ معنے ہیں کہ اگرچہ مجھے اپنے بھائیوں' قریبی رشتہ داروں اور سب دوستوں سے قطع تعلق ہی کرنا پڑے مگر میں خدا تعالیٰ کو سب سے مقدم رکھوں گا اور اسی کے لئے اپنے تعلقات چھوڑتا ہوں۔ ایسے لوگوں پر خدا تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے کیونکہ انہیں کی توبہ دلی توبہ ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۲۱۹)

دین کی خدمت کرو اور ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

پس وہ لوگ بڑے نادان ہیں جو فخر کرتے ہیں کہ ہم نے فلاں خدمت کی اور ہم نے فلاں کام کیا وہ غور کریں کہ کیا انہوں نے خدا کی خدمت کی یا اپنے نفس کی۔ یا خدا نے آقا ہو کر مالک ہو کر ان اپنے غلاموں کی خدمت کی۔ انہیں ہلاکت سے بچنے اور انعامات کے حاصل کرنے کے طریق بتلائے تو احسان اس کا ہے کہ اس کے بتانے سے ہم ہلاکت سے بچ گئے نہ کہ ہمارا کہ ہم نے ان پر عمل کیا۔ کیا وہ شخص عقلمند ہو سکتا ہے جو تاریکی میں راستہ بھولا ہوا گرتا پڑتا ٹھوکریں کھا رہا ہو۔ کوئی اسے بتائے کہ تم ادھر سے جاؤ اور فلاں دیوار کے ساتھ ساتھ جانا۔ پھر آگے تمہیں فلاں گلی ملے گی۔ وہاں سے نکل کر آگے بڑھو گے تو سیدھے اس جگہ پہنچ جاؤ گے جہاں جانا چاہتے ہو۔ اب یہ شخص اس کی ہدایت پر عمل کرے اور اپنے گھر پہنچ کر رستہ بتانیوالے کو خط لکھے کہ چونکہ میں نے آپ کی باتوں کو مانا ہے اس لئے آپ مجھ کو انعام دیں۔ یہ میرا آپ پر احسان ہے کہ میں نے آپ کی بات تسلیم کی۔ کوئی سمجھدار اور عقلمند ایسا نہیں کرسکتا۔ اسی طرح اللہ کے جس قدر احکام ہیں وہ اس کے اپنے فائدہ کے لئے

باقی صفحہ ۷ پر

درخواست دعا

حضرت مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان رقم فرماتی ہیں۔

میری چھوٹی بہن عزیزہ امتہ السمیع بیگم مرزا رفیع احمد اسلام آباد علاج کے لئے گئی ہیں۔ ہسپتال میں داخل ہو کر علاج ہوگا۔ ان کی مکمل صحت کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

فہرست نماز جنازہ

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے بتاریخ ۱۱-۱۱-۹۴ بروز جمعہ درج ذیل وفات یافتگان کی نماز جنازہ غائب بیت الفضل لندن میں پڑھائی۔

۱۔ مکرم سلیم پال صاحب (راہ خدا میں جان دینے والے) کراچی۔

۲۔ مکرم عبدالرحمان باجوہ صاحب (راہ خدا میں جان دینے والے) کراچی۔

۳۔ مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب سابق امیر جماعت اسلام آباد۔

اعلان ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے مکرم ضمیر احمد صاحب ندیم مربی سلسلہ ربوہ کو ۲۹-۹-۹۴ کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت "انیقہ ندیم" نام عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم رشید احمد صاحب دارالنصر شرقی ربوہ کی نواسی اور مکرم امیر احمد صاحب آف دارالبرکات حال باب الابواب کی پوتی ہے۔

○ مکرم ظفر اقبال ساہی صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ

مکرم چوہدری امتیاز احمد صاحب ابن مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ ٹھروہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۱۴۔ نومبر ۹۴ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے نومولود کا نام جواد احمد تجویز کیا گیا ہے عزیز نومولود محترم چوہدری ریاض احمد ساہی صاحب آف ڈسکہ کلاں کا نواسہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ان بچوں کو نیک و خادم دین بنائے

اللہ تعالیٰ کا ہمارے کسی فعل کو قبول کرلینا ہی اس کا پھل ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

روزنامہ **الفضل** ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۸- فتح - ۱۳۷۳ ھش ۸- دسمبر ۱۹۹۴ء

قوّتِ بازو پر بھروسہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

"جو لوگ اپنی قوتِ بازو پر بھروسہ کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کو چھوڑ دیتے ہیں ان کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کے یہ معنی نہیں کہ ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ رہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے پیدا کردہ اسباب سے کام لینا اور اس کے عطاکردہ قویٰ کو کام میں لگانا۔ پھر نتیجہ کے لئے خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنا یہی حقیقی راہ ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی قدر ہے۔"

اس ارشاد میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے کامیابی کا نہایت مفید اور ہمیشہ سے تجربہ شدہ گُر پیش کیا ہے۔ اس میں کیا شک ہے کہ اگر ہم یہ سمجھیں کہ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ وہی ہمارے کام سرانجام دے گا اور ہم کچھ بھی نہ کریں تو یقیناً خدا تعالیٰ ایسا نہیں کرے گا۔ یہ کہ خدا تعالیٰ ہمارے کام کرتا ہے یہ بات بھی سو فی صد درست ہے اور وہ اس طرح کہ وہ ہمیں کام کرنے کی راہ سجھاتا ہے۔ ہمیں کام کرنے کی توفیق دیتا ہے۔ ہم اس کی ہدایات کے کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ اور کام کرتے ہیں۔ تو چونکہ آغاز اسی سے ہوا اور کام کے دوران بھی اسی کی نگرانی رہی اور اسی کی ہدایات پر عمل کیا جاتا رہا۔ اس لئے یہی کہنا درست ہے کہ یہ کام اسی نے کیا ہے۔ کوشش تو بے شک ہم کرتے ہیں لیکن کوشش بھی ہم اسی صورت میں کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ہمیں توفیق دے۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں اور کتنی غلط ہے یہ بات کہ کام جو ہم نے کیا ہے اس میں اور کسی کا کیا دخل۔ ہم خدا کے فضل سے مضبوط و توانا ہیں۔ ہمارے بازو طاقت ور ہیں ہمارا ذہن خوب سوچتا ہے۔ اور ہم عمل کرتے ہیں۔ کام تو سارا ہم نے کیا پھر خدا تعالیٰ کا اس میں کیا دخل ہے۔ لیکن یہ بات سراسر غلط ہے۔ ہماری سوچ کے آغاز سے لے کر ہمارے کام کے انجام تک اللہ تعالیٰ ہماری راہنمائی بھی کرتا ہے ہماری نگرانی بھی کرتا ہے اور کہا جاسکتا ہے کہ ہمارا ہاتھ پکڑ کر ہمارے کام کے انجام تک ہمیں لے جاتا ہے۔ اسی کا نام حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنا رکھا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ یہی حقیقی راہ ہے۔ یہ سمجھ لینا کہ یا خدا تعالیٰ خود ہمارے کام کرے اور ہم آرام سے بیٹھے رہیں یا یہ کہ ہم سب کام خود ہی کریں اور اس کا معیار اپنی قوتِ بازو پر رکھیں۔ یہ دونوں باتیں نہ کبھی ہوئی ہیں اور نہ کبھی ہوں گی۔ ان دونوں کو آپس میں ملانا پڑتا ہے اسی لئے حضرت صاحب نے یہ فرماکر کہ قوت بازو پر بھروسہ کرنے والے اگر خدا تعالیٰ کو چھوڑ دیں تو پھر نہ وہ اپنے قوتِ بازو سے کام لے سکتے ہیں نہ خدا تعالیٰ ان کی راہنمائی کرتا ہے۔ انجام صرف ان لوگوں کا اچھا نہیں ہوتا جو اپنی قوتِ بازو پر بھروسہ کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کو چھوڑ دیتے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو بھی ہم اپنے ساتھ رکھیں اور اپنی قوتِ بازو سے بھی کام لیں ایسا کرنے سے ہی انسان کامیابی حاصل کرسکتا ہے۔ آخر اپنی قوتِ بازو پر کہاں تک اور کب تک اور کیسے بھروسہ کیا جاسکتا ہے۔ دماغ شل ہو سکتا ہے۔ بازو ٹوٹ سکتے ہیں۔ سہارے گر سکتے ہیں۔ کوئی بات بھی' ہو سکتا ہے کہ کسی وقت ہمارے کام نہ آئے۔ ہم سمجھتے رہیں کہ ہم بڑے مضبوط و توانا ہیں ہم بڑے خردمند ہیں بلکہ یوں سمجھیں کہ شائد عقلِ کُل ہیں۔ لیکن اس بات کا بھی تو امکان ہے کہ ہماری عقل ہمیں غلط راستے پر لے جائے ہماری قوتِ بازو ہم سے غلط کام کروا دے۔ جس چیز کو جوڑنا ہو اسے تڑوا دے اور جسے توڑنا ہو اسے توڑنے کی بجائے اپنے ہی بازو کو توڑ دے۔ ان سب باتوں کا امکان ہے۔ اسی لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ قوتِ بازو پر بھروسہ کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کو نہ چھوڑا جائے۔ آغاز سے لے کر انجام تک اسے اپنے ساتھ رکھا جائے بالفاظ دیگر ہم اس کے ساتھ رہیں۔ ہم دعا کرتے رہیں۔ کوشش بھی کریں اور دعا بھی کریں۔ دعا کرنا بھی ایک طرح سے اللہ تعالیٰ کو ہمارے قریب بھی لے آتا ہے اور ہمارے کاموں کا کارساز بھی بنا دیتا ہے۔ پس ضرورت اس بات کی ہے کہ کام تو ہم اپنی قوتِ بازو سے ضرور لیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کو ہرگز نہ چھوڑیں جیسا کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے حقیقی راہ یہی ہے اور حقیقی راہ کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی قدر کا مقام بھی یہی ہے۔ اگر ہم ایسا نہیں کرتے تو خدانخواستہ ہم خدا تعالیٰ کی قدر بھی نہیں کرتے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے محفوظ رکھے۔

محتاجِ دعا سب کے لئے محوِ دعا ہے
کہتے ہیں یہ انداز خداؑ ہی کی رضا ہے
ہمدردئ انساں کا تقاضا بھی یہی ہے
اور یہ بھی تو سچ ہے کہ خدا سب کا خدا ہے

ابوالاقبال

غریبِ شہر پر یونہی برس کے کیا لوگے
زمین چاٹو گے مٹی کو ڈس کے کیا لوگے

بسو تو جا کے کسی قریہ میں بسو اے دوست
تباہ و خستہ میرے دل میں بس کے کیا لوگے

ہماری آہ نہ نکلی ہے اور نہ نکلے گی
کسا ہے خوب ہمیں اَور کَس کے کیا لوگے

ترس کے زیست گذاری ہے اور ملا ہے کیا
غناء کی سمت چلو اب ترس کے کیا لوگے

قناعتوں سے وہ کیا ہے جو مل نہیں سکتا
تمہی بتاؤ کہ حرص و ہوس سے کیا لوگے

بہارِ لالہ و گل ہی نہیں کچھ اَور بھی ہے
سوائے زحمتِ قیدِ قفس کے کیا لوگے

نسیم سیفی

خندہ پیشانی کی انقلابی تاثیر

خندہ پیشانی کو معمولی نہ سمجھو۔ دو باتیں اس میں ہیں ایک تو یہ کہ خندہ پیشانی کا خلق تو (۔) ایسا عام ہونا چاہئے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے نزدیک گویا کوئی نیکی ہی نہیں' معمولی سے معمولی چیز ہے۔ یہ تو روزمرہ کی زندگی کا حصہ ہونا چاہئے۔ لیکن دوسرا مضمون بھی ہے اس میں اسے معمولی نہ سمجھو بہت بڑی چیز ہے۔ خندہ پیشانی سے یہ دنیا جنت بن جاتی ہے۔ اور یہ وہ پہلو ہے جس کو بہت بڑی اہمیت حاصل ہے۔ معمولی نہ سمجھو سے یہ مراد نہیں کہ کرلیا کرو کوئی بات نہیں۔ واقعۃً بہت بڑی چیز ہے۔ بعض دفعہ معمولی نہ سمجھو سے یہ بات مراد ہوتی ہے' بہت بڑی طاقت ہے اس میں۔ اور خندہ پیشانی کا اگر ہم رواج اپنی جماعت میں ڈالیں اور یہ رواج گھروں سے چلنا چاہئے' بیویاں اپنے خاوندوں سے خندہ پیشانی سے پیش آئیں۔ خاوند اپنی بیویوں سے خندہ پیشانی سے پیش آئیں۔ بہنیں بھائیوں سے بھائی بہنوں سے اور بڑے چھوٹوں سے بھی' صرف چھوٹوں کو ہی تلقین نہ کریں چھوٹوں سے بھی عزت اور احترام سے ملیں اور خندہ پیشانی سے پیش آئیں۔

تو ہر گھر ایک جنت میں تبدیل ہو سکتا ہے۔ اور یہ گھروں کی جنت پھیلے گی اور معاشرے میں داخل ہوگی۔ اسی سے شہر سدھریں گے اسی سے ملکوں میں تبدیلی آئے گی۔ یہی وہ طاقت جس نے تمام دنیا میں کایا پلٹ دینی ہے۔ انقلاب برپا کر دینا ہے۔ پس احمدیوں کو جو (دعوت الی اللہ) میں غیر معمولی جذبہ رکھتے ہیں ان کو خندہ پیشانی کو اختیار کرنا چاہئے کیونکہ میرا یہ تجربہ ہے۔ ہمیشہ سے یہی تجربہ ہے کہ زیادہ عاقل اور تعلیم یافتہ (مربی) سے خندہ پیشانی کا طریق اختیار کرنے والا (مربی) ہمیشہ زیادہ کامیاب ہوتا ہے جس کی باتیں نیچی ہوں اس کے بول دلوں میں اترتے ہیں اور لوگوں کے بس میں نہیں رہتا اس کا انکار۔ اس کی ذات میں جو ایک جاذبیت پیدا ہو جاتی ہے اس سے پھر دراصل ان کی توجہ اس کی ذات سے ہٹ کر ان کے پیغام کی طرف منتقل ہو جاتی ہے۔ پس خندہ پیشانی کو معمولی نیکی نہ سمجھو۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

ہومیو پیتھک کلاس نمبر ۴۷

کلکیریا کارب اور کاربونیم سلف کی علامات اور استعمالات کا تذکرہ

قبض، خون کا جاری ہونا، اسقاطِ حمل، کینسر، جوڑوں کا پرانا درد، اور آنکھوں کی بیماریوں کی ادویہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام "ملاقات" میں ہومیو پیتھک کلاس میں ۲۸- نومبر ۱۹۹۴ء

کو فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

ہومیو پیتھی کلاس نمبر ۴۷

لندن: ۲۸- نومبر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام ملاقات میں ہومیو پیتھی کلاس میں کلکیریا کارب اور کاربونیم سلف پڑھائیں اور ان کی مختلف علامتیں اور استعمالات بیان فرمائے۔

کلکیریا کارب آنکھوں کی تھکاوٹ کی ایسی کمزوری جو لمبے STRAIN کے بعد پیدا ہوتی ہو۔ اس کے لئے کلکیریا کارب اچھی دوا ہے اس مرض کے لئے اس سے بھی اچھی دوا آنکھوں کی تھکاوٹ کے لئے اونسو موڈیم ONSOMODIUM ہے۔ اس میں سردرد بھی کافی تنگ کرتا ہے۔ بہت شدید نہیں ہوتا مگر درد ٹھہرا رہتا ہے۔ اس کے ساتھ جیلسیمینم ۲۰۰ دیں تو جادو کا سا اثر رکھتا ہے۔

بعض دفعہ بعض موسموں کی دردیں ہوتی ہیں۔ پیچھے کی سردرد تھکا ہوا انسان۔ طبیعت پر بوجھ۔ جس طرح وبا ہوتی ہے اس طرح سے فضا میں کوئی اثر ہوتا ہے جس سے وقتی کمزوری ہو جاتی ہے۔ اس کے کرانک حصہ میں کلکیریا کارب ٹھیک ہے۔ اونسو موڈیم کرانک کی بجائے SUB CHRONIC مرحلے کی دوا ہے۔ کلکیریا کارب لمبے عرصے کی دوا ہے۔ یہ وقت لیتی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ بیماری خلیوں میں اتری ہوئی ہے۔

کان کی مختلف بیماریوں میں بھی کام آتی ہے۔ اگر باقی علامات ملتی ہوں تو مؤثر ہوتی ہے۔ کان کی بدبو اور پیپ کی علامت بھی ہے مگر یہ علامت اور کئی دواؤں میں بھی ملتی ہے۔ صرف اس علامت سے تشخیص نہیں ہو سکتی۔ بعض دفعہ کان کی خصوصی بدبو سے پتہ چل جاتا ہے مگر اس کو جانچنے کے لئے لمبا تجربہ چاہئے بہتر ہے کہ کانسٹی ٹیوشنل دوا دیں۔ کینٹ نے لکھا ہے کہ کانوں میں سوائے کانسٹی ٹیوشنل دوا کے اور کوئی ذریعہ پہچان کا نہیں۔

ناک میں POLIPS بہت ہوتے ہیں۔ اس کے لئے لکھا ہوتا ہے کہ ناک سے سانس لیں۔ حالانکہ POLIPS ہوں تو ناک سے سانس لیا ہی نہیں جاتا۔ جس بچے کے ناک میں POLIPS ہوں اس کا منہ کھلا رہتا ہے۔ اور رالیں بہہ رہی ہوتی ہیں۔ اس کے لئے بھی کلکیریا کارب مناسب ہے۔

کلکیریا کارب میں انڈے کھانے کی خواہش بہت ہوتی ہے اسی طرح بچہ ایسی چیزیں کھاتا ہے جو ہضم نہیں ہوتیں مثلاً مٹی۔ کاغذ وغیرہ۔

قبض کا علاج سلفر کی قبض اگر ٹھیک نہ ہو تو پرانی قبض میں کلکیریا کارب دی جاتی ہے۔ سلیشیا اور بعض دفعہ وریٹرم البم بھی قبض میں مفید ہے۔ وریٹرم البم کھلے اسہال میں کام آتی ہے اس لئے عموماً ذہن اسی طرف جاتا ہے۔ ورنہ یہ قبض کے لئے بھی مفید ہے۔ بچوں میں ضدی قبض سلیشیا سے کھل جاتی ہے۔ اگر وہ اثر نہ کرے تو وریٹرم البم دیں اگر کانسٹی ٹیوشن کلکیریا کی ہو تو کلکیریا کارب دیں۔ اس سے چند دن کے اندر اندر پیٹ میں نرمی پیدا ہو جاتی ہے یہ اس قسم کی دوا نہیں ہے کہ فوری دی اور اثر ہو گیا۔

کلکیریا کارب میں مردوں عورتوں دونوں میں جو اندرونی اعضاء ہیں ان پر اثر ہوتا ہے۔ رحم نیچے کی طرف گرنے کا رجحان دور کرتی ہے۔ کلکیریا کے مزاج کے تحت ساری علامتیں اندرونی اعضاء پر بھی اثر انداز ہوتی ہیں۔

خون روکنے کی دوا اس میں ماہواری کی خرابیوں میں مینسز بہت لمبے ہوتے ہیں۔ جلدی بھی ہوتے ہیں۔ بہت زیادہ بھی۔ اس لحاظ سے کلکیریا زیادہ خون آنے میں بہت اہم دوا ہے۔ بہت گہرے اثر کرتی ہے صرف بلیڈنگ نہیں روکتی بلکہ اندر جو POLIPS اور ٹیومر وغیرہ ہوتے ہیں ان سب کا علاج کرتی ہے۔

اس کے لئے بہت اچھا نسخہ یہ ہے

کلکیریا کارب

میوریکس

سبائنا

تینوں کو ملا کر میں نے بارہا استعمال کیا ہے ٹیومر کا رجحان رحم میں دور کرتی ہے۔ فائیبرائیڈز کو بھی دور کرتی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا امریکہ سے ایک خاتون نے فون پر بتایا کہ اس کو خون کی بلیڈنگ نہیں رک رہی۔ حالت بہت خراب تھی۔ اس کو میں نے کلکیریا کارب دی۔ تیسرے دن اس کا فون دوبارہ آیا تو اس کی آواز ہی بدلی ہوئی تھی۔ اس کی آواز بتاتی تھی کہ پہلے اور اب کی حالت میں زمین و آسمان کا فرق تھا۔ وہ خوشی سے ہنس رہی تھی اور بتا رہی تھی کہ میں بالکل ٹھیک ہوں۔

حضرت صاحب نے فرمایا یہ دوائیں بہت گہرا اثر رکھتی ہیں اور سرجن کے چاقو سے بھی بچا لیتی ہیں۔

اسقاط حمل کی دوائیں لیکوریا اس میں بہت THICK ہے۔ زیادہ پتلا نہیں مگر ہر وقت رسنے والا۔ دن رات کچھ نہ کچھ آتا رہتا ہے اگر ایسی مریضہ کو ابارشن کا رجحان ہو تو کلکیریا بہت قیمتی دوا ہے۔ ایک دفعہ میں نے ایک مریضہ کو دی تو اس نے اتنا اچھا اثر کیا کہ اگلے مینسز سے پہلے حمل ٹھہر گیا۔ حالانکہ وہ بڑا پرانا ابارشن کا کیس تھا۔

ابارشن یعنی اسقاط حمل میں صحیح دوا ذہن میں لانا ضروری ہے۔ ابارشن میں فیرم فاس' کلکیریا فاس' اور کالی فاس عمومی کمزوری' خون کی کمی کو دور کرتی ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا عموماً میں یہ تینوں ادویہ حمل کے دوران بطور ٹانک استعمال کرواتا ہوں۔ مگر اس طرح سے کہ کبھی کھلائی اور کبھی روک دی۔ اس میں دوسری مددگار دوا کولوفائیلم ہے۔ لیکن اگر مریض کی ساخت کلکیریا کارب والی ہو یعنی مریض FLABBY' موٹاپے کی طرف مائل' زرد رنگت جلدی تھک جانے والا' ہو تو ایسے مریض کو بغیر سوچے سمجھے کلکیریا کارب دے دیں۔ پھر کوئی اور دوا دیں۔

کلکیریا کی بیماری لمبے عرصے کے زہروں کے جمع ہونے سے پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے اس کا علاج بھی لمبا عرصہ جاری رہتا ہے۔ مگر اسی طرح سے کہ کبھی دے دی جائے اور کبھی روک لی جائے۔ مریض ٹھیک ہو جانے کے بعد بھی ۶ ماہ تک دیتے رہیں تو ہرج نہیں مگر اسی طرح کہ کبھی دے دی اور کبھی نہ دی۔

اس میں کھانسی لمبی ہو جائے۔ کھانسی میں تھوک کے ذریعے خون آئے۔ یہ کلکیریا کی علامت ہے۔ اس میں کالی کارب کی طرح پاؤں ٹھنڈے ہوتے ہیں۔ عمومی کمزوری جب بڑھ جائے تو ایسا مریض زیادہ دیر تک پشت ٹکا کر بھی نہیں بیٹھ سکتا۔ کرسی پر سلائیڈ SLIDE کر جاتا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا میں نے ملاقاتوں میں دیکھا ہے کہ آنے والے پہلے سیدھے بیٹھے ہوتے ہیں مگر تھوڑی دیر کے بعد بیٹھے بیٹھے آگے کھسکنے لگتے ہیں۔ یہ کلکیریا کی علامت ہے۔

اگر تکیے سے کھسک کر نیچے آ جائے تو میوریٹک ایسڈ اچھی دوا ہے۔ یہ خاص اس بات کا نشان ہے کہ مریض کمزوری سے نیچے کھسک جاتا ہے۔

کلکیریا میں بیٹھے ہوئے مریضوں کا ذکر ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا اگر دوا زیادہ دے دی جائے تو پروونگ نہیں کرے گی۔ بشرطیکہ بیماری موجود ہو۔ اگر بیماری نہ ہو تو ہر دوا پروونگ کرے گی۔ اور جسم کو زچ کرے گی۔ کیونکہ اگر بیماری ہو تو جسم ردعمل دکھاتا ہے۔ اور جسم کو جگاتا ہے۔ کرانک کیسز میں کبھی پروونگ نہیں ہو سکتی۔ پروونگ میں یہ بات یاد رکھیں کہ جب بیماری نہ ہو تو پروونگ ہو سکتی ہے۔ اور اس کا نقصان کوئی نہیں ہوتا۔ سوائے اس کے لمبا عرصہ ہی پروونگ کا سلسلہ جاری رکھا جائے۔ اگر کوئی منفی اثر سامنے آ جائے تو فوراً دوا بند کر دینی چاہئے۔

ایک ڈاکٹر صاحب نے کالی فاس زیادہ عرصے تک کھائی۔ تو خون میں پوٹاشیم کی مقدار بڑھ گئی۔ یہ خطرناک ہے ایسی صورت میں اچانک موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔ علامتیں پیدا ہوں تو دوا روک دینی چاہئے۔

کاربونیم سلف CARB SULPH

یہ کلکیریا کارب کا کمپاؤنڈ ہے۔ مختلف کمپاؤنڈز میں تفریق ضروری ہے۔

کاربو ویج میں مریض باہر سے ٹھنڈا ہوتا ہے۔ اس کے باوجود ہوا چاہتا ہے۔ ٹھنڈے

باقی صفحہ ۵ پر

ابن العطاء

میرا کالم

میرا ایڈٹ کردہ الفضل کا پہلا پرچہ ۲۸- نومبر ۱۹۸۸ء کو شائع ہوا تھا- اس سے دو روز قبل جب میں نے رات کے وقت اداریہ لکھنا شروع کیا تو یوں محسوس ہوا کہ سطریں ٹیڑھی ہیں اور ایک آنکھ کچھ زیادہ ہی جھکی جا رہی ہے- لیکن بہرحال اداریہ لکھا گیا- اگلے روز میں بازار میں گھوما پھرا تو یوں لگتا تھا کہ میری آنکھ پر کوئی ناپسندیدہ اثر نہیں ہے- لیکن جونہی سودا سلف خریدنے کے بعد (اپنی بیگم کے ساتھ) گھر واپس آیا تو بڑی بائیں آنکھ کچھ زیادہ ہی بیٹھ گئی- مشکل یوں آن پڑی کہ اگر یہ آنکھ ذرا بھی کھل جاتی تھی تو میں کھڑا کھڑایا چلتے ہوئے گر جاتا تھا- اور ویسے بھی مجھے ایک ایک کی دو دو چیزیں نظر آنے لگیں- دوستوں نے کہا کہ اس بیماری کا علاج کم از کم ایک سال لیتا ہے یہ بات سن کر ہول سا اٹھتا تھا- کہ کس طرح ایک سال تک ایک ایک چیز کو دو دو دیکھوں گا اور کھڑے یا چلتے آنکھ کے غیرارادی طور پر ذرا سا کھل جانے کی وجہ سے زمین پر پہنچ جاؤں گا- لیکن میں نے اپنا ایک ہاتھ بائیں آنکھ پر رکھ کر کام کرتے رہنے کا فیصلہ کیا اور یہ خدا کے فضل سے اڑھائی تین ماہ میں مجھے شفا حاصل ہو گئی- اس دوران میں نے ربوہ میں بھی علاج کروایا- اور ایک دفعہ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ کی تجویز پر سرگودھا کے ایک ماہر چشم کو بھی آنکھ دکھائی- لگتا ہے انہوں نے نسخہ تو کوئی معمولی سا ہی لکھا- لیکن ایک بڑے ماہر پروفیسر کی طرح آنکھ پر ایک لیکچر دیا- اور کہا کہ اس کے گرداگرد بارہ نسیں ہوتی ہیں- ان میں سے کوئی بھی نس کسی تکلیف کی وجہ سے کام کرنا چھوڑ دے تو یہ کیفیت پیدا ہو سکتی ہے- نسخہ کے متعلق انہوں نے فرمایا کہ ربوہ میں آپ کے سپیشلسٹ ڈاکٹر یعنی ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی موجود ہیں ان سے مشورہ لیا جائے- چنانچہ محترم قریشی صاحب نے مجھے آنکھ بند کر کے آنکھ کھلوا کر اور آنکھ آدھی کھلوا کر چلایا پھرایا اور کچھ انہوں نے سمجھا اس کے مطابق وہ میرا علاج کرتے رہے- اللہ تعالیٰ نے فضل کیا کہ میں اڑھائی ماہ میں شفایاب ہو گیا- البتہ اس کا ایک اثر جو باقی رہا وہ یہ تھا کہ میں عینک لگا کر اپنی بائیں آنکھ بند کر کے ریڈنگ گلاس کے ساتھ پڑھتا تھا- اس وقت تک نظر بالکل ٹھیک تھی- باریک سے باریک متن بھی پڑھ لینا میرے لئے مشکل نہ تھا- لیکن بہرحال تھا تو یہ طریق غیر فطری ہی جس کے نتیجہ میں مجھے یوں محسوس ہونے لگا کہ نظر دھندلا گئی ہے- مکرم کرنل ایاز محمود صاحب فضل عمر ہسپتال کے ایڈمنسٹریٹر تھے- اور اپنے اعلانات الفضل میں شائع کروانے کے لئے اعلان بھیجنے کے بعد ٹیلیفون بھی کر دیا کرتے تھے- ایک دفعہ پتہ چلا کہ مکرم ڈاکٹر جنرل نسیم احمد صاحب تشریف لا رہے ہیں وہ احباب کی آنکھوں کا معائنہ کریں گے چنانچہ میں نے بھی اپنا نام فہرست میں دے دیا- اور مکرم جنرل نسیم احمد صاحب نے میری آنکھوں کا بڑی شفقت اور ہمدردی کے ساتھ معائنہ کیا فرمانے لگے شوگر کے باوجود آنکھوں کے پچھلے پردے- ثابت و سالم ہیں جب آپ کو لکھنا پڑھنا مشکل ہو جائے گا- تو میں آپ کی اس آنکھ میں لینز رکھ دونگا- کام چلتا رہا کچھ پڑھا جاتا تھا اور کچھ پڑھوا لیتا تھا- لیکن پھر متن پڑھنا تو بالکل ہی مشکل ہو گیا- میں صرف بڑی بڑی سرخیاں اور ان کے قریب کے صرف بڑے عنوان تو دیکھ لیتا تھا لیکن خبر کے متن کے لئے گھر میں ہوتا تو اپنی بیوی سے خبر سنتا- دفتر میں ہوتا تو دفتر کے دوست میرے ساتھ بڑی شفقت کے ساتھ پیش آتے اور مجھے وہ متن سنا دیتے- محترم جنرل نسیم احمد صاحب ایک دفعہ پھر ربوہ تشریف لائے- یہ موقع تھا محترم سلطان محمود صاحب انور کی بیٹی کی رخصتی کا- میں ضمناً یہ بتا دوں کہ میری ایک ماموں زاد بہن امۃ الباری ناصر کے بیٹے ڈاکٹر منصور احمد امریکہ کے ساتھ ان کی شادی ہوئی- جنرل صاحب سے ملا تو کہنے لگے ۸ نومبر کو آجاؤ- ۹ کو ایڈمٹ کر لونگا- ۱۰ کو الشفاء میں اپریشن ہو جائے گا- چنانچہ میں بڑے التزام کے ساتھ ۸ نومبر کو ربوہ سے ٹیکسی لے کر راولپنڈی پہنچ گیا- وہاں ہمارے کئی عزیز ہیں اور وہ بہت قریبی ہیں- لیکن قریبی عزیزوں کے گھروں کا بھی بعض اوقات پوری طرح پتہ نہیں ہوتا- جب ہم پنڈی کے قریب پہنچے (میں' میری بیگم' میری ایک بہو اور برادرم سلطان احمد صاحب طاہر) تو سوچنے لگے کہ پہلے کس کے گھر جائیں- کس کا گھر یہاں سے نزدیک ہے اور کس کا گھر ہم آسانی سے تلاش کر لیں گے- طاہر صاحب کہنے لگے میں لطیف احمد صاحب کی رہائش گاہ کو جانتا ہوں- وہ ایک ایسی گلی میں ہے جو آگے سے بند ہے چنانچہ ڈرائیور کو ان کے گھر کے پتہ پر لے گئے اور جب ہم وہاں پہنچے تو گھر پہ سوائے ان کے ایک بیٹے کے اور کوئی نہیں تھا- اس قسم کے لوگ عام طور پر مہمان نوازی سے پوری طرح ہم آہنگ نہیں ہوتے- بیٹے کو فکر لاحق ہوئی کہ چار افراد گھر میں آ گئے ہیں اب کیا کیا جائے- نہ امی گھر میں نہ ابو گھر میں نہ بہن گھر میں- اس نے ان سب کو ٹیلیفون کیا اور بار بار اور زور دے کر بات واضح کرنے کے لئے کہتا رہا کہ مہمان آ گئے ہیں آپ آ جائیے مہمان آ گئے ہیں- میں کیا کروں گھر میں اکیلا ہوں- نہیں جانتا کہ ان کے آگے مشروبات رکھوں یا کھانا اس طرح تو ضروری نہیں کہ گھر میں کھانا موجود ہو- بہرحال ان میں سے پہلے ایک آ گیا پھر دوسرا اور پھر تیسرا- اور یہ بات جاری رہی کہ مہمان آ گئے ہیں- ہمیں تو یہ بات کچھ عجیب سی لگی اس لئے کہ یہ اپنے پہلے کزن کا گھر تھا- اس میں ہماری مہمانی کا کیا سوال ہے- لیکن ذمہ دار لوگ خوب جانتے ہیں کہ اگر اس طرح مہمان آ جائیں بن بلائے بھی ہوں اور آئیں بھی بغیر بتائے تو مشکل پیش آتی ہے- چنانچہ وہاں سب نے مل کر کھانا کھایا اور پھر تھوڑی دیر بعد ہم حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی شفقت کا لطف اٹھانے کے لئے بیت الفضل منتقل ہو گئے- میرا تو خیال تھا کہ مجھے بیت الفضل میں تین چار دن کے لئے ہی رہنا پڑے گا- علاج مکمل ہو جائے گا میں واپس آ جاؤں گا- لیکن جس دوست نے بیت الفضل کے لئے میری درخواست پیش کی- اس نے میاں صاحب سے گذارش کی کہ آٹھ دن کے قیام کی اجازت دی جائے- میاں صاحب فرمانے لگے بیت الفضل میں تو میں نے کبھی کسی کو آٹھ دن کی اجازت نہیں دی- لیکن خیر یہ معاملہ چونکہ نسیم سیفی کے ساتھ تعلق رکھتا ہے- اس لئے میں آٹھ دن کی اجازت دیتا ہوں- چنانچہ ہم وہاں منتقل ہو گئے- شام کے وقت میرے ایک اور کزن شریف احمد صاحب مجھے ڈاکٹر جنرل نسیم احمد صاحب کے پاس لے گئے اور وہ تمام طبی رپورٹیں جو میں نے ربوہ میں حاصل کی تھیں انہیں دکھائیں انہوں نے دوبارہ ٹسٹ کروانے کے لئے کہا- ۹ تاریخ کو چھٹی تھی- دوبارہ ٹسٹ کروانا آسان نہیں تھا- لیکن ہم میڈیکل کمپلیکس میں چلے گئے اور ایمرجنسی میں جا کر ٹسٹ کروا لئے- ۹ تاریخ کو تو انہوں نے مجھے ایڈمٹ کرنا تھا- لیکن ۹ کو چھٹی تھی- ۱۰ کو انہوں نے میرے ٹسٹ دیکھے- تو فرمانے لگے یہ شوگر کیوں بڑھ گئی ہے اور پھر ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ یہاں الشفاء سے آپ لینز کا نمبر لے لیں میں گیارہ اور بارہ تاریخ کو ربوہ جا رہا ہوں وہاں سے واپسی پر ۱۳ تاریخ کو کوثر نرسنگ ہوم میں آپ کا آپریشن کر دوں گا- کوثر نرسنگ ہوم کے مدار المہام اور مالک میرے پرانے دوست ہیں اور ان کی بیگم سے بھی خاندانی شناسائی ہے- چنانچہ انہوں نے مجھے یہ کہہ کر کہ ہم آپ کی ایکسٹرا کیئر کرنا چاہتے ہیں اس سے اگلے روز ہسپتال میں داخل کر لیا اور کہنے لگے سارا دن آپ یہاں بیٹھے کیا کریں گے میں آپ کی طبیعت کو جانتا ہوں کہ گھومنے پھرنے والی ہے- اب آپ چلے جائیے اور کل صبح تشریف لائیے- چنانچہ ۱۲ تاریخ کو میں صحیح معنوں میں کوثر نرسنگ ہوم میں ایڈمٹ ہو گیا- ۱۳ تاریخ کو جنرل صاحب نے میرا اپریشن کر دیا- اپریشن کرنے کے لئے جب انہوں نے مجھے میز پر لٹایا اور میری آنکھ کے اردگرد کے حصے کو سن کرنے کے لئے ٹیکے لگانے شروع کئے تو اس سے ایک ہی دن پہلے جو میں نے قطعات کہے تھے- اور جن میں جنرل صاحب کا بھی ذکر تھا- میں نے جنرل صاحب سے کہا کہ میرا ایک قطعہ سن لیجئے- قطعہ سنانا شروع کیا تین مصرعے پڑھے تھے کہ سو گیا- اور چوتھا نہ پڑھ سکا- بعد میں جنرل صاحب کے ساتھیوں سے میں نے پوچھا یہ اپریشن ہوا کس طرح- دوست مجھ سے پوچھیں گے تو میں کیا بتاؤں گا- وہ کہنے لگے کہ مقامی طور پر آپ کو سن کیا گیا تھا- اور جب آپ قطعہ سنا رہے تھے- تو آپ کو ایک نیند کا ٹیکہ لگایا گیا تھا- چنانچہ اس نیند کے ٹیکے کے اثر کے ماتحت آپ قطعہ پورا نہ سنا سکے- ویسے تو اپریشن کے آغاز سے انجام تک غالباً چار پانچ گھنٹے لگے ہوں گے لیکن حقیقی طور پر اپریشن غالباً ایک ڈیڑھ گھنٹہ میں ہو گیا اپریشن کے بعد جب میں بیدار ہوا تو جنرل صاحب نے مجھے مبارکبادی اور کہنے لگے کہ خدا کے فضل سے بہت اچھا اپریشن ہو گیا ہے- چنانچہ اس اپریشن کے بعد میں ۱۸ تاریخ تک کوثر نرسنگ ہوم میں رہا دوائیں اور ٹیکوں پر ٹیکے- بازو چھلنی ہو گئے دواؤں نے یہ اثر کیا کہ کھانا پینا چھوٹ گیا- چنانچہ ۱۹ تاریخ کو جب میں وہاں سے ایک عزیز کے گھر منتقل ہوا تو کوئی زیادہ ضعف تو نہیں تھا- لیکن طبیعت ضعف کی طرف مائل ہو گئی تھی- یہ گھر تھا محترم مولانا محمد شریف صاحب کے فرزند ارجمند عزیزم مکرم نصیر احمد شریف صاحب کا- ان کی بیگم بھی ڈاکٹر ہیں- ان کے پاس گاڑی بھی ہے- اس لئے وہ مجھے روزانہ ڈاکٹر صاحب کو دکھانے کے لئے شام کے وقت لے جاتے تھے- حقیقت یہ ہے کہ سارے عرصہ میں جنرل صاحب کے پاس مجھے پہنچانے کے لئے میرے ساتھ بہت تعاون کیا گیا- اس میں خاص طور پر برادرم شریف احمد صاحب کا نام آتا ہے- اور عزیزم مکرم نصیر احمد شریف کا- ایک بات جو ہسپتال چھوڑتے ہوئے تکلیف دہ ثابت ہوئی یہ تھی کہ عام طور پر میں بوٹ پہن کر ہی ٹائلٹ جاتا تھا- ایک دفعہ سلیپر پہن کر چلا گیا- شیشی میرے ہاتھ میں تھی- جس میں پیشاب کا نمونہ لینا تھا- سیٹ پر میں بیٹھ نہ سکا- اور اس طرح پھسلا کہ شیشی ٹوٹی اور میں پھسلا بھی اور گھسا بھی بڑی تکلیف دہ کیفیت تھی- ہاتھ میں خاصا بڑا زخم آ گیا- اس وقت محترم

ڈاکٹر طاہر صاحب نے پٹی کر دی- جو کافی لمبے عرصے کے بعد بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ پہلی دفعہ غسل صحت کرتے ہوئے اتری- جتنے دن میں عزیز نصیر احمد شریف کے گھر رہا انہوں نے اور ان کی بیگم نے میری دیکھ بھال میں اتنی تگ و دو کی کہ اکثر اوقات مجھے شرم آتی تھی- کہ یہ میرے ساتھ کتنے پیار اور عقیدت کا سلوک کرتے ہیں- ڈاکٹر جنرل نسیم صاحب نے ۲۳ تاریخ کو مجھے چھٹی دے دی اور میں نے ۲۴ تاریخ کو ربوہ واپسی کا پروگرام بنا لیا- ایک صورت تو یہ تھی کہ میں فلائنگ کوچ میں چنیوٹ میں آتا رات کو ساڑھے نو دس بجے کے قریب وہاں کھڑا رہتا اور جب آگے کے لئے کوئی بس یا ویگن ملتی تو ربوہ پہنچ جاتا- اس بات کو میں نے مناسب نہ سمجھا- دوسری بات یہ تھی کہ میں ٹیکسی لیتا اور جس طرح ربوہ سے راولپنڈی گیا تھا اسی طرح ٹیکسی پر ربوہ آ جاتا لیکن دل نہ مانا- اس لئے کہ سارے علاج پر تین چار ہزار روپے لگے اور صرف آنے جانے پر بھی اتنی ہی رقم خرچ ہو جائے- مجھے برادرم عبدالمجید صاحب جو برادر مکرم چوہدری غلام رسول صاحب بھٹہ والے کے بیٹے ہیں نے یہ آفر دی کہ یا تو میں جمعہ تک ٹھہر جاؤں- میں نے دفتر کی گاڑی کے ڈرائیور کو جو چھٹی پر چلا گیا ہے بلایا ہے یا اگر جمعرات کو ہی جانے پر اصرار کروں تو ان کی گاڑی مجھے ربوہ لے جائے گی- ان کا ایک بیٹا اور ایک اور عزیز ڈرائیو کر کے ربوہ لے آئیں گے- بعض عزیزوں نے بھی کہا کہ اب آپ ایک دو دن ہمارے گھر رہئے ہمیں خدمت کا موقع دیجئے میں اس جذبے سے تو بہت متاثر ہوا لیکن جانتا تھا کہ جس کیفیت میں میں وہاں ہوں وہ اس بات کا تقاضا نہیں کرتی کہ میں نقل مکانی کرتا رہوں- بلکہ بعض عزیزوں نے سفر کے متعلق بھی اس بات کا اظہار کیا کہ کیا آپ یہ سفر کر سکیں گے میں نے کہا کہ اس بات کا تو مجھے علم نہیں لیکن میں سفر شروع تو کر سکتا ہوں- اللہ تعالیٰ مجھے ربوہ پہنچانے والا ہے وہ پہنچا ہی دے گا- چنانچہ عبدالمجید صاحب کی گاڑی لے کر ۲۴ تاریخ کو ہم راولپنڈی سے ربوہ واپس آ گئے اس دوران اگرچہ کچھ عرصہ کے لئے ہم تھے تو چار افراد لیکن دو افراد کو واپس ربوہ آنا پڑا تا کہ ان کی کراچی کے لئے جو سیٹیں بک ہیں ان سے فائدہ اٹھا سکیں- اور ہم دو یعنی میں اور میری بیگم راولپنڈی میں رہ گئے- شروع شروع میں ایک دو عزیزوں نے ہم چاروں کو کن انکھیوں سے دیکھ کر زیر لب اس بات کا بھی اظہار کیا کہ اپریشن تو سیفی صاحب نے کروانا ہے- اور تین اور ساتھ آ گئے ہیں- لیکن جب تیرہ تاریخ کو اپریشن ہو جانے کے بعد چودہ تاریخ کو ہم میں سے دو واپس آ گئے اور ہم صرف دو وہاں رہ گئے تو پتہ چلا کہ ہم چاروں کے جانے سے کیا فرق پڑتا تھا- بہرحال یہ ہے میری آنکھ کے علاج کی داستان میں جانتا ہوں کہ اور لوگ آنکھوں کا علاج کرواتے ہیں- وہ اپریشن کرواتے ہیں- لینز رکھواتے ہیں- پھر میرے علاج میں کیا خصوصیت تھی میں اس علاج کو کسی خصوصیت کا حامل نہیں سمجھتا- البتہ یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ ان دو آنکھوں میں سے ایک آنکھ کا علاج تھا جو ہر روز چھپنے والے ہر ہر لفظ کی صورت میں دنیا بھر میں پھیلے ہوئے احمدی دوستوں کو دیکھتی ہے- اور جنہیں جب میں چھپا ہوا اخبار پڑھتا ہوں تو وہ تمام لوگ مجھے اسی طرح دیکھتے ہیں جس طرح وہ مجھ سے ملاقات کر رہے ہوں- اکثر دوستوں نے اکثر کہا ہے کہ آپ سے تو روزانہ ملاقات ہو جاتی ہے- اخبار کے ذریعہ- بات بھی ٹھیک ہے- اس ملاقات میں سب سے کارگر چیز تو آنکھ ہی ہے- اس لئے اس میری آنکھ کا اپریشن کسی خاص اہمیت کا حامل نہ بھی ہو تو اس کی تفصیل بیان کر دینا میرے ہزاروں چاہنے والوں اور عقیدت مندوں کے لئے تسلی کا باعث ہو سکتا ہے- پس اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں اپنی بائیں آنکھ میں لینز رکھوا کر واپس آ چکا ہوں- اور اب اس آنکھ سے مجھے چیزیں اتنی روشن نظر آتی ہیں کہ اخبار پڑھتا ہوں تو لگتا ہے کہ خوب کالی گاڑی سیاہی سے لکھا ہوا ہے- اور مجھے تو الفضل کے الف سے ی تک پڑھنے کی ضرورت ہوتی ہے- پس میں اللہ تعالیٰ کے احسانوں کا شکر مند ہوں کہ اس نے مجھے اس علاج کی توفیق دی اور دنیا بھر میں پھیلے ہوئے اپنے چاہنے والوں کا تہہ دل سے انتہائی ممنون ہوں کہ جب انہیں پتہ چلا کہ میری آنکھ کا اپریشن ہو رہا ہے تو انہوں نے محبت اور درد دل کے ساتھ میرے لئے دعائیں کیں- اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور ان کی اولاد در اولاد کو بھی خدمت دین کے فریضے کی طرف مائل رکھے- اے خدا تو ایسا ہی کر-

---

بقیہ صفحہ ۳

پسینے میں تر بتر بھی ہو تو کھڑکی بند کرنا برداشت نہیں کرتا- آکسیجن کی کمی محسوس ہوتی ہے- تازہ کھلی ہوا طلب کرتا ہے-

کاربونیم سلف بھی کھڑکیاں کھلی چاہتی ہے- حالانکہ سلفر اس میں داخل ہے-

سیڑھیاں چڑھنے سے بوجھ اور کمزوری لاحق ہوتی ہے- یہ بہت سی دواؤں میں ہے- اگر سینے کی درمیانی ہڈی STURNUM پر بوجھ ہو تو چیک کروانا چاہئے یہ انجائنا کی ابتدائی علامت ہو سکتی ہے-

اس میں تفریق کرنے والی بات یہ ہے کہ نہانے سے تکلیف ہوتی ہے- اس کی وجہ سلفر ہے- اس کے مزاج میں نہانے سے دوری ہوتی ہے- لیکن اس کمبی نیشن میں نہانے سے نفرت ہوتی-

اس دوا یعنی کاربونیم سلف کے متعلق کافی ذمہ دار ہومیوپیتھ بھی لکھتے ہیں کہ یہ لیوپس LUPUS کا علاج کرتی ہے- احمدی ہومیوپیتھوں کو اس کا ریکارڈ رکھنا چاہیئے اور مجھے بھی بتائیں کہ لیوپس کی علامات کیا تھیں- کب دوا دی- کتنی دی وغیرہ- ہومیو کتب میں لیوپس کے بارے میں کوئی تجزیہی علامت نہیں ملتی کہ یہ ہو تو یہ دوا استعمال کریں- تمام ملتی جلتی بیماریوں کا ذکر ملتا ہے-

کینسر کا علاج کینسر کی گروتھ روکنے میں کافی مفید ہے- کینسر کی علامات کو روکنے میں کاربونیم سلف نمایاں دوا ہے- کلکیریا کارب میں بھی یہ علامات موجود ہیں لیکن کاربونیم سلف میں یہ نمایاں ہیں- کینسر کے علاج میں وقت دے دیتی ہے- ایک دو سال کا وقت بھی مل جاتا ہے-

کینسر کے لئے تین چوٹی کی ادویہ یہ ہیں-

کاربونیم سلف
آرسنک آیوڈائیڈ
گریفائیٹس

جلد کے کینسر میں پائیروجینم اور سورائینم مفید ہیں- کینسر کی دوا ڈھونڈنا بہت مشکل ہوتا ہے- مریض کے پاس وقت کم ہوتا ہے یہ تین ادویہ مریض کی بگڑتی ہوئی حالت کو روک دیتی ہیں- کاربونیم سلف کا مزاج مل جائے تو بہت فائدہ دیتی ہے آرسنک آیوڈائیڈ کا جہاں شبہ بھی ہو جائے وہاں دے دیں اس کے علاوہ آرسنک یا آیوڈم سے علاج کریں انتڑیوں میں آرسنک آیوڈائیڈ بہت مفید ہے- امریکہ میں جو ریسرچ کی گئی ہے اس سے پتہ چلا ہے کہ لیوپس میں ایفرو امریکن (سیاہ فام امریکی) زیادہ مبتلا ہوتے ہیں اور ان میں بھی عورتیں زیادہ ہیں-

کرانک روماٹزم (پرانا جوڑوں کا درد) میں بھی کاربونیم سلف مفید ہو سکتی ہے- کتنا ہی پرانا جوڑوں کا درد کیوں نہ ہو فائدہ دیتی ہے-

سلفر گرم دوا ہے- اور کاربن ٹھنڈی- کاربن میں بیرونی سردی سب میں ہے- جسم ٹھنڈا لیکن ہاتھوں اور پاؤں پر جلن کا احساس ہوتا ہے- اندر یوں محسوس ہوتا ہے جیسے آگ لگی ہو- یہ متضاد علامات ہیں- لیکن سلفر میں مسلسل گرمی کا احساس ہے- پاؤں ہاتھ اور سر کی چوٹی بھی جلتی ہے یہ گرمی کسی طرح ٹھیک نہیں ہوتی پلسٹیلا میں بھی گرمی ہے- لیکن پلسٹیلا اور سلفر کا فرق یہ ہے کہ پلسٹیلا میں یکطرفہ گرم ہوتی ہے- یا پاؤں گرم یا ہاتھ گرم ہوتے ہیں- بعض دفعہ سر بھی گرم ہوتا ہے ایسی صورت میں بیلاڈونا مفید ہے-

سلفر میں پیاس ہے- متوازن گرمی ہے- سارے جسم میں سر سے پاؤں تک گرمی کا احساس ہے- خارش میں بھی جلن ہے- سلفر کا مریض نسبتاً پتلا ANGULAR ہوتا ہے- سل کے مریض بعض دفعہ سلفر کے مریض بن جاتے ہیں- تاہم ایسا ہونا لازمی بھی نہیں- یہ بہت وسیع دوا ہے-

پلسٹیلا کا کانسٹی ٹیوشن بے توازن گرمی ہے- پلسٹیلا کی قبض میں PASTY STOOL ہوتا ہے- اکثر خشکی کی وجہ سے اور باہر نکالنے کی طاقت میں کمی کی وجہ سے قبض ہوتی ہے- پلسٹیلا میں STOOL نرم ہونے کے باوجود قبض ہوتی ہے- بار بار اجابت ہو گی- نکس وامیکا میں تھوڑی خشک اجابت ہوتی ہے لیکن پیچش کے ساتھ ہوتی ہے پیچش کا رجحان خصوصاً آئرن کھانے سے ہوتا ہے- اس میں پلسٹیلا سب سے اچھا اینٹی ڈوٹ ہے-

کاربونیم سلف کو سردی سے نفرت ہے- پاؤں کو سردی لگے تو یہ مریض بہت جلد بیمار ہو جاتا ہے- اس لئے سردیوں میں پاؤں گرم رکھیں- عورتوں کی عادت ہے کہ ذرا موسم بدلا تو جرابیں اتار دیں اور ننگے پاؤں گھر میں گھومتی ہیں- اس کی بعض علامات آرنیکا سے ملتی ہیں- آرنیکا میں چوٹ کھانے کی دردیں ہیں- کاربونیم سلف میں بھی ہیں- ذہنی علامتوں کے لحاظ سے یہ بہت اہم دوا ہے- ایسا مریض جو EXCITABLE ہو-

کاربونیم سلف کے مریض میں کھرے کھوٹے کی تمیز ختم ہو جاتی ہے- بلکہ خود کو ہلاک کرنے کا رجحان ہوتا ہے- بعض دواؤں میں دوسروں کو قتل کر دینے کا رجحان ہوتا ہے- ایسا عزیز بھی جس سے محبت ہو- اس کے بارے میں بھی خیال آتا ہے کہ اسے قتل کر دوں- ان خیالات سے مریض خود بھی بڑا پریشان ہوتا ہے- یہ پاگل پن کی ابتدائی علامات ہیں اگر ان کو بروقت نہ سنبھالا جائے تو مریض پاگل ہو جاتا ہے اور پاگل ہونے کے بعد ان خیالات پر عمل بھی کر دیتا ہے- ایسے پاگلوں میں تشدد ہوتا ہے اس لئے ان کو زنجیروں سے باندھ کر رکھتے ہیں-

آنکھوں کی بیماریاں اس میں خشکی اور سکری کا بھی علاج ہے- بال جھڑنا بھی اس میں ہے- آنکھوں کے پپوٹوں EYE LIDS کی بیماریوں میں کاربونیم سلف بہت اچھی دوا ہے آنکھوں کی بیماریوں میں بھی کان کی طرح صرف ظاہری علامات سے اندازہ مشکل ہوتا ہے- اس لئے ٹکسالی کی دوائیں دیتا ہوں- جو یہ ہیں-

یوفریزیا
ایلیومینیا
ایلیومینم
اور کاربونیم سلف بھی اس میں شامل ہے-

مخدوم کاشف حسیب .... بشکریہ ہفت روزہ لاہور- لاہور

قومی عظمت و وقار کی علامت

پرچم کسی بھی ملک کی عظمت اور وقار کی علامت متصور ہوتا ہے- یوں تو زمانہ قبل از تاریخ ہی سے لوگ انسانی پرچم کو قومی وقار کی علامت سمجھتے چلے آرہے ہیں- لیکن تاریخ اس کے آغاز و اجراء پر کچھ زیادہ روشنی نہیں ڈالتی- صرف دو عظیم سلطنتیں روم اور ایران ایسی ہیں جن میں پرچم کے استعمال کا ذکر ملتا ہے-

ایران میں ایک شخص کاویہ نامی رہتا تھا جس نے شاہ ایران کے مظالم سے تنگ آکر ایک دن حکومت کے خلاف اعلان جنگ کر دیا- اور اپنی درخش (دھونکنی) ہی کو ایرانی جھنڈے کے سامنے لہرا دیا- یہ دھونکنی بکری کی کھال کی بنی ہوئی تھی- جنگ میں کامیابی پر کاویہ نے "دھونکنی" ہی کو ایرانی جھنڈے کے سامنے لہرا دیا جو تاریخ کے اوراق میں "درفش کاویانی" کے نام سے محفوظ ہے-

طاقت کا نشان قدیم زمانوں میں پرچم کو کسی قوم یا قبیلے کی طاقت کا نشان بھی سمجھا جاتا تھا- پرچم کی بلندی قبیلے کی سرفرازی اور اس کا سرنگوں ہونا قبیلے کی ذلت و پستی متصور ہوتا تھا- اسلام نے قبائل کی تفریق کو مٹایا تو ان کے پرچم بھی ایک "اسلامی علم" کی صورت میں ڈھلنے لگے- تاریخ میں دو اسلامی جھنڈوں کا نام خصوصیت سے ملتا ہے- ایک "لوا" "دوسرا علم" یہ بھی مذکور ہے کہ ابتداء میں سفید اور چھوٹا جھنڈا تھا- جو کہ "لوائے الحمد" کہلاتا تھا- بعد میں "غزوہ خیبر" کے موقع پر سیاہ اور نسبتاً طویل جھنڈا بنایا گیا اسے "علم" یا "رایتہ" کہتے ہیں- انہی دو جھنڈوں کے باعث تمام مسلم فرقوں اور جماعتوں کے پرچم سیاہ اور سفید رنگ کا تاثر ضرور لئے ہوتے ہیں- فتح مکہ کے موقع پر حضرت بلالؓ کے جھنڈے تلے جمع ہونے والوں کے لئے "اعلان امان" کا ذکر بھی تواریخ میں ہے لیکن اس کے اس پہلو پر کسی نے روشنی نہیں ڈالی کہ ان کا جھنڈا کس رنگ کا اور کس کپڑے کا بنا ہوا تھا-

غزوہ خیبر کے دوران غزوہ خیبر کے موقع پر جب لڑائی طول کھینچ گئی تو ایک روز رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ ایک ایسے شخص کو جھنڈا دیا جائے گا جسے اللہ اور اس کا رسولؐ عزیز رکھتے ہیں- اور اللہ تعالیٰ اسے اپنی تائید و نصرت سے نوازے گا- یہ سعادت اگلی صبح حضرت علیؓ کو نصیب ہوئی- وہ آشوب چشم سے زچ تھے- حضورؐ نے ان کی آنکھوں کو اپنے لعاب دہن سے اچھا کیا- "اور پھر ان کو وہ علم مرحمت فرمایا جو حضرت عائشہؓ کے دوپٹے کا بنا ہوا تھا-"

تاریخ میں حضورؐ کا حضرت جعفرؓ بن ابی طالب کو پرچم عطا فرمانے کا ذکر بھی ہے کہ ان کے بعد یہ پرچم زیدؓ بن حارث- عبداللہؓ بن رواحہ تھام لیں اور ان کے بعد جو اس لائق ہو- پیش خبری کے مطابق یہ تینوں امرائے عساکر شہید ہو گئے- اور گرتے ہوئے جھنڈے کو بڑھ کر خالد بن ولید نے تھام لیا جن کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی-

روایت میں اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کے ذریعہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت جعفرؓ بن ابی طالب کی شہادت کی تفصیل بتائی کہ کس طرح انہوں نے اپنے دائیں ہاتھ میں اسلامی لشکر کا پرچم تھاما ہوا تھا- جب دایاں ہاتھ کٹ گیا تو آپ نے فوراً پرچم اپنے بائیں ہاتھ میں تھام لیا- حتیٰ کہ بایاں ہاتھ بھی کٹ گیا- جس کے بعد آپ نے پرچم منہ سے تھام لیا- اللہ تعالیٰ نے انہیں دونوں بازوؤں کے عوض دو پر عطا فرمائے ہیں- جن سے وہ جنت میں اڑتے پھرتے ہیں- اس پر حضرت علیؓ نے ایک شعر پڑھا جس کا مفہوم تھا کہ

"وہ پروں والا شخص جو جنت میں اڑا پھرتا ہے میرا ماں جایا ہے-"

اس پر حضرت جعفرؓ کا نام جعفرؓ طیار مشہور ہو گیا-

ایک اور روایت کے مطابق ایک دفعہ عباسی خلیفہ منصور کی فوج فتح کے بعد ایک وادی میں اتری اور جگہ جگہ اسلامی جھنڈا نصب کیا- واپسی پر ایک جھنڈا وہیں رہ گیا- لیکن مسلمانوں کی طاقت و جبروت اور رعب کا یہ عالم تھا کہ کسی کو اس جھنڈے کی طرف میلی نگاہ سے دیکھنے کی جرأت تک نہ ہوئی- اور وہ ایک عرصہ تک وہیں لہراتا رہا-

یونین جیک کسی بھی قوم کا جھنڈا در اصل اس قوم کی روایات اور اس سرزمین کے باشندوں کے عادات و عزائم اور خصائص کا نمائندہ ہوتا ہے- جب آئرلینڈ' انگلینڈ' ویلز اور سکاٹ لینڈ کو ملا کر ایک متحدہ سلطنت برطانیہ عظمیٰ کی تشکیل عمل میں آئی تو چاروں علاقوں کے لئے صلیب پر ایک اور کراس کا نشان لگایا گیا- اور نیلی زمین سلطنت برطانیہ کی نمائندہ قرار پائی- اسی لئے اس جھنڈے کو نشان اتحاد یعنی "یونین جیک" کہا جاتا ہے- اسی طرح امریکہ کے جھنڈے میں نیلا رنگ سرزمین امریکہ کا آئینہ دار اور ستارے اس کی مختلف ریاستوں کے ترجمان ہیں-

پاکستانی پرچم پاکستان کے پرچم میں سفید رنگ اقلیتوں اور سبز رنگ مسلمان باشندوں کی علامت ہے- پہلی رات کا ہلال پرچم کے وسط میں ہے- جو کہ ملکی ترقی کی علامت ہے- اسی طرح ستارے کے پانچ کونے پانچ ارکان اسلام کی اور بعض سیاسی حلقوں کے نزدیک پاکستان کے پانچ صوبوں کی نمائندگی کرتے ہیں- (جن میں سے پانچواں صوبہ اب بنگلہ دیش بن چکا ہے-)

لوائے پاکستان (پرچم کو لہرانے کے کچھ آداب بھی ہیں- مثلاً یہ کہ

اسے اس وقت لہرایا جائے جب آفتاب طلوع ہو چکا ہو اور شام ہونے سے قبل اسے اتار لیا جائے-

پرچم کو (لپیٹنے کے) کپڑے کے طور پر استعمال کرنا درست نہیں- البتہ خاص شخصیات کی وفات پر ان کی خدمات کے اعتراف کے طور پر ان کے تابوت کو پرچم میں لپیٹا جا سکتا ہے-

پرچم کو "ڈنڈے" کی انتہائی بلندی تک لہرانا ضروری ہے- البتہ کسی اہم قومی شخصیت یا ہیرو کی وفات پر احتراماً مقررہ بلندی سے ایک فٹ نیچے کیا جا سکتا ہے- جسے پرچم سرنگوں کرنا کہتے ہیں-

(ہفت روزہ لاہور ۱۳- اگست ۱۹۹۴)

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں-

سیکرٹری
مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر ۲۹۷۷۱ میں سکینہ بی بی زوجہ محمد اسلم صاحب قوم کھرل پیشہ خانہ داری عمر ۴۷ سال بیعت ساکن کالیہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۸-۶ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- (۱) حق مہر وصول شدہ ۵۰۰ روپے (۲) زیور طلائی وزنی ۲/۱ تولہ مالیتی ۲۲۰۰ روپے (۳) خالی پلاٹ A/۳-۵ باب الابواب ربوہ برقبہ ۱۰ مرلہ مالیتی ۲۰٬۰۰۰ روپے ۱/۳ کا ۱/۷ حصہ ۹۵۳ روپے (۴) زرعی اراضی ۱۸ کنال ۳ مرلہ واقع کالیہ مالیتی ۹۰۷۰۰ روپے (۵) ایک عدد دوکان واقعہ شیخوپورہ مالیتی ۷۰۰۰۰۰ روپے کا ۱/۴ حصہ سے ۱/۷ حصہ ۲۵۰۰۰ روپے (۶) خالی پلاٹ واقع شیخوپورہ فروخت شدہ مالیتی ۶۰۰۰ روپے کل مالیت جائیداد منقولہ و غیر منقولہ ۱٬۳۵٬۳۵۳ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ سکینہ بی بی زوجہ محمد اسلم کالیہ شیخوپورہ حال مکان نمبر P-۲۹۰ گلی نمبر ۲ محلہ مصطفیٰ آباد سرگودھا روڈ فیصل آباد گواہ شد نمبر ۱ حافظ محمد اکرم حفیظ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ فیصل آباد گواہ شد نمبر ۲ محمد اسلم ولد رحمت علی خاوند موصیہ-

مسل نمبر ۲۹۷۷۲ میں محمد سلیم منور ولد چوہدری برکت علی قوم اعوان پیشہ تجارت عمر ۵۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن صادق آباد ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۶-۱۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- (۱) ایک مکان نمبر D.T ۲۰۴ اسلامیہ سٹریٹ صادق آباد راولپنڈی مالیتی چھ لاکھ روپے (۲) کاروبار سرمایہ چار لاکھ روپے (۳) ایک پلاٹ دو کنال واقع احمد باغ راولپنڈی مالیتی نوے ہزار روپے (۴) زرعی زمین تقریباً ۲ کنال واقع گوجرانوالہ مالیتی تیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ ۳۵۰۰ روپے ماہوار مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد محمد سلیم منور ولد چوہدری برکت علی D.T ۲۰۴ اسلامیہ سٹریٹ صادق آباد راولپنڈی گواہ شد نمبر ۱ شان محمد ولد محمد سردار مکان نمبر B.V ۳۲۹ مسلم ٹاؤن راولپنڈی وصیت نمبر ۱۷۷۱۷ گواہ شد نمبر ۲ سید سعید الحسن وصیت نمبر ۲۷۳۲۵ مربی سلسلہ راولپنڈی-

مسل نمبر ۲۹۷۷۳ میں امتیاز الحق ولد ڈاکٹر محمد احتشام الحق قوم قریشی پیشہ زراعت عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محمد آباد سٹیٹ ضلع عمرکوٹ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۷-۱۶ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زرعی اراضی آٹھ ایکڑ واقع محمد آباد عمر کوٹ مالیتی دو لاکھ چالیس ہزار روپے (۲) موٹر سائیکل ایک عدد مالیتی چودہ ہزار روپے (۳) ایک عدد بھینس مالیتی سات ہزار روپے (۴) سالانہ آمد از زرعی زمین ایک لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۸۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد امتیاز الحق ولد ڈاکٹر محمد احتشام الحق محمد آباد سٹیٹ P.O خاص ضلع عمر کوٹ سندھ گواہ شد نمبر۱ ناصر محمود بٹ وصیت نمبر۲۵۸۶۵ گواہ شد نمبر۲ پرویز اختر ولد چوہدری محمد حسین P.O محمد اسٹیٹ ضلع عمر کوٹ سندھ۔

مسل نمبر ۲۹۷۷۴ میں بشریٰ ناہید زوجہ مبارک احمد طاہر قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کواٹر تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۹-۲۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیور طلائی سات تولہ مالیتی ۳۴٬۰۰۰ روپے (۲) حق مہر ۳۰۰۰ روپے بذمہ خاوند اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ بشریٰ ناہید زوجہ مبارک احمد طاہر کواٹر نمبر ۲۴ تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر۱ مبارک احمد طاہر وصیت نمبر ۱۹۳۲۵ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر۲ فہیم احمد خالد ولد چوہدری احمد دین فیکٹری ایریا ربوہ۔

مسل نمبر ۲۹۷۷۵ میں چوہدری ارمغان الرحمان ولد چوہدری ولی الرحمان قوم ڈھلوں جٹ پیشہ طالب علم عمر ۱۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لالہ زار کالونی راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۹-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد چوہدری ارمغان الرحمان ولد چوہدری ولی الرحمان L-180 اسلم شہید روڈ لالہ زار کالونی راولپنڈی گواہ شد نمبر۱ چوہدری ولی الرحمان صاحب والد موصی گواہ شد نمبر۲ بشیر احمد ولد محمد عبداللہ خان لالہ زار راولپنڈی۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترمہ ثریا بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمود احمد صاحب نسیم محمود آباد سٹیٹ سندھ کا آپریشن مورخہ ۱۰۔ نومبر ۱۹۹۴ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا تھا۔ مگر زخم ابھی تک مندمل نہیں ہوا۔ احباب کرام کی خدمت میں موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترم ملک محمد نصیب صاحب آف بازید چک نزد قادیان حال جاکے چیمہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ مورخہ ۹۴-۱۱-۱۸ اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ آپ مکرم ملک انور احمد صاحب نائب ناظم تحریک جدید و وقف جدید مجلس انصار اللہ ضلع راولپنڈی کے ماموں تھے۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

خالی آسامیاں

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں نرسز کی ٹریننگ کے لئے چند آسامیاں خالی ہیں اس کا کم از کم تعلیمی معیار میٹرک سیکنڈ ڈویژن ہے۔ سائنس مضامین کو ترجیح دی جائے گی۔

خواہش مند لڑکے / لڑکیاں اپنی درخواستیں بمعہ مصدقہ نقول سرٹیفکیٹس صدر صاحب محلہ یا امیر صاحب جماعت کی سفارش کے ساتھ مورخہ ۱۰۔ دسمبر ۱۹۹۴ء تک دفتر فضل عمر ہسپتال ربوہ پہنچا دیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

رضاکار معلمین کی کلاس

○ دفتر وقف جدید کے زیر اہتمام ۱۵۔ جنوری ۹۵ء سے رضاکار معلمین کی سہ ماہی تربیتی کلاس منعقد ہو رہی ہے۔

جماعتیں جہاں تعلیم و تربیت کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ یہ جماعتیں اپنے ایسے نمائندے ضرور بھجوائیں جو مرکز میں آکر تین ماہ کی تربیت حاصل کر کے اپنی اپنی جماعتوں میں جا کر تعلیم و تربیت کا کام کر سکیں۔

براہ کرم ایسی درخواستیں مع درج ذیل کوائف مقامی صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ ۱۰۔ جنوری ۹۵ء تک ارسال فرما دیں۔

نام۔ ولدیت۔ سکونت۔ تاریخ بیعت۔ عمر۔ تعلیم۔ صحت

کلاس میں شامل ہونے والوں کے لئے ہدایات۔

۱۔ قرآن مجید لکھنے پڑھنے کا سامان اور بستر ساتھ لاویں۔

۲۔ قیام و طعام کا انتظام مرکز کے ذمہ ہو گا۔

نوٹ:۔ شامل ہونے والوں کو کم از کم ناظرہ قرآن مجید اور لکھنا پڑھنا اچھی طرح آتا ہو۔ اور صحت اچھی ہو۔

ناظم ارشاد

ایم ٹی اے کے خاص خاص پروگرام

ملاقات

سوموار اور منگل ہومیو پیتھی کلاس، بدھ اور جمعرات ترجمہ قرآن، جمعہ عمومی سوال و جواب، ہفتہ سوال و جواب، اتوار مختلف قوموں، بچوں، یا ینگ لجنہ سے ملاقات۔
(روزانہ رات کو دس بجے ملاقات پروگرام دوبارہ دکھایا جاتا ہے)

مجلس سوال و جواب

از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ ہفتہ اور اتوار کو۔ انگریزی میں (ساتھ ساتھ اردو ترجمہ)

ہر سوموار کو : لائبریری سے انتخاب اور نظموں کا صحیح تلفظ
ہر منگل کو : دینی اخلاق سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ہر بدھ کو : دینی آداب
ہر جمعرات کو : (ایک جمعرات چھوڑ کر) طبی معاملات، تاریخ کا ایک ورق
ہر جمعہ کو : خبروں پر تبصرہ
ہر ہفتہ کو : عالمی ادارۂ صحت کا دستاویزی پروگرام

بقیہ صفحہ ۱

نہیں بلکہ بندوں کے نفع کے لئے ہیں اور بندوں کی ہی جان بچانے کے لئے ہیں۔ اس لئے...... ان پر عمل کرو۔ دین کی خدمت کرو اور ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرو۔ مگر یہ ضرور احتیاط کرو کہ ریاء نہ آنے پائے۔ خدمت کر کے کبھی خیال نہ کرو کہ ہم نے کچھ کام کیا ہے۔ اور ہمارا خدا پر احسان ہے کہ ہم نے اس کے دین کی خدمت کی ہے۔ بہت سی جماعتوں نے خدا کے دین کی خدمت کی اور پھر اس پر فخر کیا۔ اس لئے وہ ہلاک ہو گئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب وحی کی حالت کی طرف دیکھو۔ نبی کریم ﷺ اس کو وحی لکھوا رہے تھے۔ زور کلام اللہ کا اس پر بھی اس قدر پڑا کہ وحی کا آخری حصہ (.........) اس کی زبان پر جاری ہو گیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہی لکھو۔ اس نے کہا میں سمجھ گیا۔ وحی نہیں ہوتی۔ آپ ہی لکھواتے ہیں۔ اور اس کا نام وحی رکھ دیتے ہیں۔ اور یہ منصوبہ ہے اس طرح وہ رسول کریم کا منکر ہو گیا۔ اس پر خدا کا ایک فضل ہوا تھا۔ مگر وہ اس کو جذب نہ کر سکا۔ پس خوب یاد رکھو کہ خدمت کرو۔ مگر ساتھ ہی خدا سے ڈرو۔ اگر تکبر کرو گے یا احسان جتلاؤ گے تو خدا کی درگاہ سے نکال دیئے جاؤ گے۔ صحابہؓ کو ہم دیکھتے ہیں انہوں نے بڑی بڑی خدمتیں کیں۔ مگر کسی پر ظاہر نہ کیا۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ یہ محض اللہ کا فضل ہے کہ ہمیں یہ موقع ملا۔ قرآن کریم میں جہاں یہ حکم ہے۔ (نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھو) وہاں یہ بھی ہے۔ (.......) (البقرہ:۲۶۵) کہ اپنے صدقات کو ظاہر کر کے یا احسان بتلا کر یا دوسروں کو تکلیف دیکر ضائع مت کرو۔ صدقات کے اظہار کے بھی مواقع ہوتے ہیں۔ تو فرمایا۔ چندہ دو۔ مگر اس طرح نہ دو کہ وبال بن جائے۔

(از خطبہ ۲۷۔ جولائی ۱۹۲۷ء)

خدمت اور ترقی کی جانب
ایک اور قدم
اب پیش کرتے ہیں اپنی لیبارٹری میں
کشید کردہ ۱۰۰٪ خالص
روغنیات
• روغن بادام • روغن کدو • روغن خشخاش
اور روغن تل تھوک و پرچون دستیاب
ہے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ
فون: 211538 ربوہ

خبریں

ربوہ : 7 دسمبر۔1994ء
صبح سے بادل چھائے ہیں
درجہ حرارت کم ازکم 14 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 20 درجے سنٹی گریڈ

○ تکبیر کے ایڈیٹر مسٹر صلاح الدین کے قتل کے بعد کراچی کے شام کے ایک اخبار روزنامہ پرچم کے ایڈیٹوریل اسسٹنٹ اور جنرل مینجر غلام صمدانی کو ان کے دفتر میں دہشت گردوں نے گولیاں مار کر قتل کر دیا۔ حملہ آوروں نے اس موقع پر کہا کہ تم ہمارے خلاف لکھتے ہو۔ یہ حملہ اس وقت ہوا جب صحافی اور اخباری کارکن مسٹر صلاح الدین کے قتل کے خلاف وزیر اعلیٰ ہاؤس کے سامنے مظاہرہ کر رہے تھے۔ ملزمان ایڈیٹر کی تلاش میں آئے تھے لیکن ایڈیٹر کو نہ پا کر ایڈیٹوریل عملے کو ایک کمرے میں بند کر دیا اور مسٹر غلام صمدانی پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ یہ اخبار ایم کیو ایم کا حامی بتایا جاتا ہے۔

○ وزیر قانون مسٹر اقبال حیدر نے کہا ہے کہ الطاف حسین ایک حقیقت ہے کراچی کے متعلق حقائق تسلیم کئے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ اصل حقائق جنرل مرزا اسلم بیگ پیش کر سکتے ہیں۔

○ بتایا گیا ہے کہ تکبیر کے ایڈیٹر مسٹر صلاح الدین ایم کیو ایم کے بلیک ٹائیگرز گروپ کی ہٹ لسٹ پر تھے۔ اس گروپ کو ۱۲۔ بڑی شخصیات کے قتل کا ہدف دیا گیا تھا۔ اس لسٹ میں وہ تمام افراد شامل ہیں جو الطاف حسین سے اختلاف رکھتے ہیں۔

○ لاڑکانہ کے قریب ڈاکوؤں نے چینی انجنیئروں کے کیمپ پر راکٹوں سے حملہ کیا۔ لاکھوں روپے کی غیر ملکی مشینری تباہ ہو گئی حفاظتی دستے کی جوابی فائرنگ سے ڈاکو فرار ہو گئے۔

○ تمام اپوزیشن جماعتوں نے سینٹ کے اجلاس کا بائیکاٹ کر دیا۔ اس کی وجہ چیئرمین کی رولنگ پر عمل نہ ہونا ہے۔ ایجنڈے پر کوئی کارروائی نہ ہو سکی۔ قائم مقام چیئرمین نے وزراء اور قائد ایوان کو اپوزیشن کے پاس بھیجا مگر اپوزیشن نے واپس آنے سے انکار کر دیا۔ صرف راجہ ظفر الحق اپوزیشن کا موقف بیان کرنے آئے جس کے بعد اجلاس ملتوی کر دیا گیا قائد ایوان ملک قاسم نے کہا کہ پتہ نہیں اب کیا تنازعہ ہے۔ ایم کیو ایم والے آچکے ہیں۔ شجاعت حسین بھی ایوان میں آئے اس وقت یہ مسئلہ نہیں ہے۔ جب پیدا ہو گا تو دیکھا جائے گا۔ قائم مقام چیئرمین نے کہا کہ اس وقت چیئرمین کی رولنگ کا مسئلہ زیر بحث ہے۔ آپ اس پر بات کریں۔

○ مسلم لیگ (ن) اور اس کی اتحادی جماعتوں نے سندھ کے وزیر اعلیٰ کی طرف سے طلب کردہ آل پارٹیز کانفرنس میں شرکت سے انکار کر دیا ہے۔

○ گھریلو صارفین کے لئے گیس کی قیمتوں ۴ فیصد اضافہ کر دیا گیا ہے۔ نئے ٹیلیفون کنکشن کی فیس میں بھی ۱۰۰ فیصد سے زائد اضافے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

○ پاکستان اور امریکہ کے درمیان مشترکہ جنگی مشقیں کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ امریکی نائب وزیر دفاع نے کہا کہ پاکستان اور امریکی افواج کو ایک دوسرے کے تجربات سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

○ صوبائی وزیر مخدوم الطاف نے کہا ہے کہ نواز شریف کے مشیر انہیں محاذ آرائی کے راستے پر چلا رہے ہیں۔ احتساب جاری رہے گا۔ اپوزیشن لیڈر کا وسیع تر سیاسی اتحاد کا خواب کبھی پورا نہیں ہو گا۔

○ خلیج سے شائع ہونے والے ایک اخبار نے لکھا ہے کہ وزیر اعظم بے نظیر موجودہ بحران سے نبٹنے کے لئے کسی بھی وقت انتخابات کا اچانک اعلان کر سکتی ہیں۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے بریگیڈئر امتیاز کی درخواست ضمانت منظور کر لی ہے۔ ان کے خلاف سیکرٹ فنڈز میں خورد برد کے الزام میں مقدمہ درج کیا گیا تھا۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے فل بنچ نے چوہدری شجاعت حسین کی ضمانت منسوخ نہیں کی۔ تاہم چوہدری شجاعت کو دو کروڑ روپے کا مچلکہ اور دو ضامن بینکنگ کورٹ میں پیش کرنے کی ہدایت کر دی گئی ہے فل بنچ نے حکومت کی درخواست برائے منسوخی ضمانت نمٹا دی اور بینکنگ کورٹ کو ۱۳۔ دسمبر تک فیصلہ کرنے کی ہدایت کی ہے۔

○ وزیر اعظم نے احتساب کے عمل کی سست رفتاری پر عدم اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ اور متعلقہ حکام کو سختی سے ہدایت کی ہے کہ احتساب کا عمل تیز کیا جائے۔ قومی خزانہ لوٹنے والوں، ٹیکس چوری کرنے والوں اور ناجائز دولت اکٹھی کرنے والوں کے خلاف فوری کارروائی کی جائے۔

○ بھارت کی آبدوزوں کی ٹیکنالوجی بھی چوری ہو گئی۔ یہ ٹیکنالوجی صرف پانچ ملکوں کے پاس ہے۔ بھارتی حکام کو دو یورپی ملکوں پر شبہ ہے۔

○ صلاح الدین کے قتل کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے ہفتہ دس دسمبر کو ملک بھر کے اخبارات شائع نہیں ہوں گے۔

○ کینسر ہسپتال کے لئے چندہ اکٹھے کرنے کی مہم میں سیالکوٹ بازی لے گیا ایک دن میں ایک کروڑ روپے عمران خان کو دے دئے گئے۔ گوجرانوالہ میں ۹۳۔ لاکھ جمع ہوئے تھے۔

○ کراچی یونیورسٹی کو تا حکم ثانی بند کر دیا گیا ہے۔ یونیورسٹی کے ایک پریس ریلیز کے مطابق اس کے تمام ملازم اساتذہ اور طالب علم اس وقت نہیں آئیں گے جب تک امتحانات کے دوران ان کو تحفظ نہیں فراہم کیا جاتا۔ یونیورسٹی کے تحت ہونے والے امتحانات بھی ملتوی کر دئے گئے ہیں۔

○ مرتضیٰ بھٹو نے کہا ہے کہ اگر دہشت گردی میں غیر ملکی ہاتھ ہے تو حکومت کو چاہیئے کہ اسے بے نقاب کرے۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ امن و امان سے کھیلنے والوں کو سختی سے کچل دیں گے حکومت شمالی علاقوں کے منتخب ارکان سے بھرپور تعاون کرے گی۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے فل بنچ کے روبرو حبیب اللہ کیس میں سرکاری وکیل نے دلائل دیتے ہوئے کہا کہ نواز شریف کے گھر پنجاب اسمبلی کے سابق سیکرٹری مسٹر حبیب اللہ کو رشوت دی گئی۔ ۷۰۔ ہزار روپے اور اہم دستاویزات برآمد کر لی گئی ہیں۔ چوہدری غفور نے کہا تھا کہ نوٹس کو ہر قیمت پر وصول کرایا جائے گا۔ پنجاب میں نئے الیکشن نہیں ہونے دیئے جائیں گے چاہے غیر قانونی ہتھکنڈے استعمال کرنے پڑیں۔ حبیب اللہ کو نواز شریف کے گھر پہنچایا گیا جہاں نوٹس عدم اعتماد پر وقت تبدیل ہوا۔ اعظم چیمہ بھی اس سازش میں شریک ہیں۔ نواز شریف کے گھر جا کر جعلسازی کے لئے دو صفحات دوبارہ لکھے گئے۔ یہ کیس بغاوت کے زمرے میں آتا ہے۔ کیونکہ ملزمان نے آئینی عمل میں رکاوٹ ڈالی ہے۔

○ کراچی میں صلاح الدین کے قتل کے خلاف احتجاجی جلوس نکالا گیا گورنر اور وزیر اعلیٰ ہاؤس کے سامنے مظاہرہ کیا گیا۔ مظاہرین نے بازوؤں پر سیاہ پٹیاں باندھی ہوئی تھیں۔ اور سیاہ بینر اور سیاہ جھنڈے اٹھا رکھے تھے۔

○ ہفت روزہ تکبیر کراچی کے ایڈیٹر صلاح الدین کے قتل کے خلاف سینٹ میں متفقہ قرارداد مذمت منظور کر لی گئی۔ کراچی کی صورت حال پر بحث کرتے ہوئے اراکین سینٹ نے کہا ہے کہ روشنیوں کا شہر لاشوں کا شہر بن گیا ہے۔ لوگ سوتے اور گھروں سے نکلتے ڈرتے ہیں۔

○ راولپنڈی سے کندیاں جانے والی ٹرین پر ڈاکوؤں نے حملہ کرکے سمندر والا سٹیشن پر ریلوے ملازمین کی تنخواہوں کے ساڑھے انیس لاکھ روپے لوٹ لئے۔ ڈاکو دو من وزنی صندوق اٹھا لے گئے۔

مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۲۰۱ روپے، ۶۰ گرام ۶۰۱ روپے، ۱۰۰ گرام ۱۰۰۰ روپے
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن!
ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ
فون نمبر 04524-212434 ـ فیکس ـ 534

ڈش انٹینا
بہترین رزلٹ والا
6 فٹ ۔/5500
اب صرف 8 فٹ ۔/7000
بمعہ مکمل سامان گارنٹی کے ساتھ
ڈش ماسٹر اقصیٰ روڈ ربوہ
فون 211274

• فرج • فریزر
• کوکنگ رینج
• گیزر
• واشنگ مشین
• ہیٹر کیلئے
احمد برادرز
شہناز پلازہ
چاندنی چوک
راولپنڈی
فون: 451030
424994

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہمارا شعار
خدمت ٥ دیانت
مکانات ۔ پلاٹ ۔ دوکانات و دیگر سکنی اور زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 212379